روزنامہ

الفضل

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 21 مئی 2011ء 17 جمادی الثانی 1432 ہجری 21 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 116

خاص نشان

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں۔ سورج کو رمضان کے مہینہ میں مہدی کے خروج سے پہلے دومرتبہ گرہن لگے گا۔ (مختصر تذکرہ القرطبی ص148 مطبوعہ 1939ء)

علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں۔ میں زیادہ بہتر جانتا ہوں تم تو صرف باتیں بناتے ہو حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نشانات ہیں جو آدم سے لے کر کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ (بحار الانوار جلد 13 ص158 باب علامات ظہورہ)

شاہ رفیع الدین دہلوی لکھتے ہیں۔ امام مہدی کے واقعہ کی یہ علامت ہوگی کہ اس سے پہلے کے رمضان میں سورج اور چاند گرہن واقعہ ہوں گے۔ (قیامت نامہ ص4 مطبع مجتبائی دہلی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صدہا اسرار غیبیہ اہل کشف اور اہل مکالمہ الٰہیہ پر کھلتے ہیں اور ہزار ہا راستباز ان کے گواہ ہیں مگر فلسفی لوگ اب تک ان کے منکر ہیں جیسا کہ فلسفی لوگ تمام مدار ادراک معقولات اور تدبر اور تفکر کا دماغ پر رکھتے ہیں مگر اہل کشف نے اپنی صحیح رؤیت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے جیسا کہ میں پینتیس ۳۵ برس سے اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں کہ خدا کا الہام جو معارف روحانیہ اور علوم غیبیہ کا ذخیرہ ہے دل پر ہی نازل ہوتا ہے بسا اوقات ایک ایسی آواز سے دل کا سرچشمۂ علوم ہونا کھل جاتا ہے کہ وہ آواز دل پر اس طور سے بشدت پڑتی ہے کہ جیسے ایک ڈول زور کے ساتھ ایک ایسے کنوئیں میں پھینکا جاتا ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے تب وہ دل کا پانی جوش مار کر ایک غنچہ کی شکل میں سربستہ اوپر کو آتا ہے اور دماغ کے قریب ہو کر پھول کی طرح کھل جاتا ہے اور اس میں سے ایک کلام پیدا ہوتا ہے وہی خدا کا کلام ہے۔ پس ان تجارب صحیحہ روحانیہ سے ثابت ہے کہ دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں ہاں اگر دماغ صحیح واقعہ ہو اور اس میں کوئی آفت نہ ہو تو وہ دل کے علوم مخفیہ سے مستفیض ہوتا ہے اور دماغ چونکہ منبت اعصاب ہے اس لئے وہ ایسی کل کی طرح ہے جو پانی کو کنوئیں سے کھینچ سکتی ہے اور دل وہ کنواں ہے جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ راز ہے جو اہل حق نے مکاشفات صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے جس میں میں خود صاحب تجربہ ہوں۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 283)

سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

’’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا۔ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگئی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی۔ اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمایا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کردو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا‘‘۔

پس ایک احمدی کے معیار یہ ہونے چاہئیں نہ کہ یہ کہ اپنی دنیاوی ضروریات کے لئے نمازوں کو ٹال دیا جائے۔ اپنے نامہ اعمال کے بارے میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا، کیا ہے اور کیا نہیں۔ اس لئے ایک فرض جو اللہ نے بندے کے ذمے لگایا ہے۔ اسے پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے تاکہ کسی بھی قسم کے محاسبہ سے بچ کے رہے۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 25-26)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تبصرہ

صحت مند زندگی (Healthy Living)

مصنف: ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب
صفحات: 139

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت صحت مند زندگی اور تندرستی ہے انسانی جسم ایک خوبصورت تخلیق ہے۔ اس کو صحیح حالت میں رکھنے کے لئے صفائی، ہوا، غذا اور ورزش وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسم کی صفائی اور حفاظت کیسے ہو؟ غذائی ضروریات کیا ہیں، صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ہوا کی کیا اہمیت ہے اور ورزش کیسے کی جائے ان سوالوں کے جواب ہمیں مبسوط رنگ میں ایک جگہ بہت کم ملتے ہیں جن کی وجہ سے صحت مند زندگی وجود میں آتی ہے۔ مکرم لطیف احمد قریشی صاحب جو سالہا سال تک فضل عمر ہسپتال میں بطور فزیشن خدمات بجا لاتے رہے ہیں، نے اس کمی کو بہت احسن رنگ میں دور کیا ہے اور صحت مند زندگی کے عنوان سے ایک مفید اور تحقیقی مواد پر مشتمل کتاب تصنیف کی ہے۔

انگلستان میں قیام کے دوران مصنف نے صحت کو برقرار رکھنے کے متعلق چند مضامین مختلف رسالوں کے لئے انگریزی زبان میں تحریر کئے تھے۔ پھر ان مختصر مضامین میں اضافہ کر کے انہیں دسمبر 2009ء میں کتابی شکل میں Healthy Living کے نام سے شائع کیا۔ اس انگریزی کتاب کے 113 صفحات اور 13 ابواب ہیں۔ اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد اس کے اردو ترجمہ کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے معمولی تبدیلیوں اور ایک دو ابواب کے اضافہ کے ساتھ یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ اس کے اکثر ابواب روزنامہ الفضل میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب میں انسانی جسم کی ساخت اور بناوٹ، حفاظت اور صفائی کے نظام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انسانی صحت کو برقرار رکھنے میں ہوا کی اہمیت اور فضائی آلودگی کی بڑی بڑی وجوہات بتائی ہیں۔ قرآن کریم میں غذا کا ذکر، غذا کے اجزاء، متناسب غذا کی خصوصیات، غذا کی ضرورت کا حساب لگانے کا طریقہ، غذائی آلودگی، شراب، سؤر اور خون کی ممانعت کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اسی باب میں روزہ رکھنا اور صحت کا روزے سے تعلق بھی موجود ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے میں صفائی کی اہمیت، جسمانی اور ماحولیاتی صفائی کی وضاحت بھی بیان کی گئی ہے۔ لباس اور صحت کے باب میں مصنف نے لباس کا مقصد، فوائد اور اقسام وغیرہ بتائی ہیں۔ انسانی تعلقات پر صحت کا اثر، انفیکشن کا احتمال، زچگی، رضاعت اور ان امور کے بارے میں قرآنی ہدایات بہت مفید ہیں۔ انسانی جسم میں انتہائی اہم حصہ دماغ کی بناوٹ اور خصوصیات، توانائی کی فراہمی، چوٹ سے بچنا، دوائیوں کے برے اثرات، جراثیم کے حملوں کی روک تھام، غیر تسلی بخش غذا، اندرونی کیمیاوی مرکبات کا دماغ پر اثر، بیرونی عوامل کا دماغ پر اثر اور یادداشت کی خرابی اور دیگر ابواب میں ورزش کی اہمیت، نیند اور سکون قلب، انسانی صحت پر دوسرے جانداروں کا اثر، انسان کی صحت پر پودوں کا اثر، شہد کا تذکرہ اور بڑھاپا اور موت جیسے اہم عناوین شامل ہیں۔

دوائیوں کے برے اثرات کے بارے میں مصنف کتاب ہذا رقمطراز ہیں۔ بہت سی دواؤں کا دماغ پر اثر ہوتا ہے۔ استعمال کی کثرت کے لحاظ سے ان میں سر فہرست نکوٹین اور کیفین ہیں۔ نکوٹین تمباکو کا جزو ہے اور دماغ پر اثر کرتی ہے۔ کیفین چائے کافی اور کولا مشروبات میں پائی جاتی ہے۔ یہ بھی دماغ پر اثر کرتی ہے۔ اس کے اثر سے نیند اڑ جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے بھی بچنا چاہئے۔ پودوں کی افادیت کے حوالے سے مصنف لکھتے ہیں۔ ان پودوں میں پوپی بھی ہے۔ جس سے نہایت طاقتور درد کو دور کرنے والی دوائی، تکلیف دہ کھانسی کو روکنے والی دوائی، دماغ کو سکون پہنچانے والی دوائی اور جسم کے اور بھی کئی تکلیف دہ عوارض کے لئے دوائیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح انہی پودوں میں سنکونا بھی ہے جس کی چھال بخار میں صدیوں سے استعمال ہوتی تھی اور کوئی جراثیم اس دوائی سے بچتا نہ تھا، انہی پودوں میں وہ بھی ہے جس سے اسپرین نکالی گئی اور بہت سی بیماریوں میں یہ دوائی آج بھی استعمال ہوتی ہے اور ہر روز اس کے کئی نئے اثر کا انکشاف ہو جاتا ہے اور سائنسدان بہت ناراض ہیں کہ یہ اتنی سستی کیوں ہے کہ اپنے مدمقابل کو جگہ لینے ہی نہیں دیتی اور دوسری دوائیوں سے آگے نکل جاتی ہے اور اسی طرح دیگر کئی مفید پودوں کا ذکر اس کتاب میں موجود ہے۔ اس کتاب کے آخر پر خلاصہ کلام اس ساری تحقیق کا اس طرح بیان کرتے ہیں طبی سائنس نے موجودہ زمانے میں بہت ترقی کی ہے۔ اس جدید علم نے انسان کو بہت کچھ سکھایا ہے اور بہتر اور تندرست زندگی گزارنے کے طریقوں کی نشاندہی کی ہے۔ ان تمام ترقیات کے باوجود ایک حیرت انگیز بات یہ سامنے آئی ہے کہ صحت اور تندرستی قائم رکھنے کے یہ اصول اور ہدایات وہی ہیں جو چودہ سو سال قبل خدا کی الہامی کتاب قرآن کریم میں بیان ہو چکی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری تحقیق ان امور کی طرف بھی توجہ کرے جن کی نشاندہی اس مبارک کتاب نے کی ہے تا کہ انسان کی تمام بیماریوں کا مداوا ہو سکے۔ بلاشبہ یہ کتاب ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف کو اس عمدہ اور مفید عام کتاب کی تصنیف پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں پیس (Peace) سمپوزیم

مکرم سعید الرحمٰن صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ سیرالیون

جماعت احمدیہ سیرالیون کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 12 / فروری 2011ء کو ایک پیس سمپوزیم کے انعقاد کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی اس پروگرام کے دعوت نامے تیار کر کے اہم شخصیات اور اعلیٰ افسران کو دئے گئے۔ نیز فری ٹاؤن کی جماعتوں میں بھی خطوط بھجوائے گئے۔ احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ اسی طرح احمدیہ ریڈیو پر بھی دعوت عام کا اعلان کیا گیا۔ فری ٹاؤن میں Miata کانفرنس ہال میں پیس سمپوزیم کا اہتمام کیا گیا۔

اس پروگرام میں وائس چانسلر اینڈ پرنسپل جالا یونیورسٹی پروفیسر ابو سیسے صاحب، ڈاکٹر فدرالدین چیئرمین سیرالیون مسلم کانگرس، سابق چیئرمین SLPP پارٹی الحاج J A H U.N.S، بشپ Humper، الحاج کانجا سیسے سابق منسٹر، حاجہ مریم کمارا پریذیڈنٹ آف اسلامک ویمن آرگنائیزیشن، مسز کمارا رجسٹرار ہائی کورٹ، الحاج ڈاکٹر صالیو کمارا لیکچرار فرابے کالج اور جنرل سیکرٹری کونسل آف امامز الحاجی مدنی کابا جیسی اہم شخصیات شامل ہوئیں۔

اس کانفرنس کی صدارت مکرم پروفیسر ابو سیسے صاحب وائس چانسلر اینڈ پرنسپل آف جالا یونیورسٹی نے کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نے Peace and Tolerence کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت ﷺ کی سیرت سے عفو درگزر کے واقعات کی روشنی میں امن کی تعلیم کو واضح کیا۔

انٹر ریلجس کونسل (IRC) اور Truth and Reconciliation Council کے سابق چیئرمین بشپ Humper صاحب جو کہ ملک کے معروف دانشمند احباب میں شمار ہوتے ہیں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی عالمی سطح پر امن کے قیام کیلئے کاوشوں کو سراہا۔

ملک کے بہت بڑے سیاسی لیڈر اور مذہبی رہنما الحاج U.N.S Jah نے بھی اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی سیرالیون میں تعلیمی، طبی اور امن کے قیام کیلئے عالمی سطح پر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

کونسل آف امام کے جنرل سیکرٹری الحاجی مدنی کابا کمارا صاحب نے بھی جماعت احمدیہ کی عالمی سطح پر دنیا میں امن قائم کرنے کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا اور ملک میں جماعت احمدیہ کے سکولوں میں دینی تعلیمات، اعلیٰ اخلاق اور پرامن شہری بننے کی تعلیم کو سراہا۔

اس پروگرام میں بڑے بڑے علماء اور اکابرین حکومت نے کھل کر جماعت کی شاندار خدمات کی تعریف کی اور بتایا کہ ملک کی ترقی اور تعمیر میں احمدیہ جماعت نہایت شاندار کردار ادا کر رہی ہے۔

اسی طرح سامعین میں سے بھی بعض نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کی عالمی سطح پر دنیا میں امن قائم کرنے کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ بعض نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے Peace Conferences پر خطابات کا ذکر کیا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایسے خیالات کا اظہار پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا۔

اس پروگرام میں 540 افراد نے شرکت کی۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

پیس سمپوزیم کی کارروائی احمدیہ ریڈیو پر Live نشر کی گئی۔ اسی طرح نیشنل TV SLBC نے بار بار ریکارڈنگ نشر کی۔ اور اخبارات میں بھی کارروائی شائع ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 / اپریل 2011ء تا 05 / مئی 2011ء)

مکرم اقبال حید ریوسفی صاحب

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

وقف زندگی کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

دنیا میں ہر قوم ہر جماعت ہر مذہب کی سالمیت کا انحصار زیادہ تر اس کے ایسے سرگرم اور موثر عنصر پر ہوتا ہے جو اپنے نفوس اس کی سربلندی اور ترقی کے لئے قربان کر دیتے ہیں ان کی تمام تر کوششیں اور قوتیں قومی ڈھانچہ کی تعمیر و ترقی کے لئے وقف ہوتی ہیں۔ قومی خدوخال میں وہ اپنی بے مثال قربانیوں سے رنگ بھرتے ہیں۔ الٰہی جماعتوں کے لئے جو لوگ زندگی وقف کرتے ہیں ان کا جینا اور مرنا ان کے تمام تر اعمال خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتے ہیں اور اپنے نفس سے بالکل الگ ہو کر اپنی مرضی کو خدائے بزرگ و برتر کی مرضی بنا لیتے ہیں اور پھر نہ صرف دل کے عزم تک یہ بات محدود رہتی ہے بلکہ اپنے تمام قویٰ عقل و فکر اور اپنی تمام طاقتوں کو اسی راہ میں لگا دیتے ہیں۔ ایسے عنصر کی افادی حیثیت کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ (آل عمران آیت 105)

یعنی اے مومنو! تمہاری سالمیت اور ترقی اس بات کی رہین منت ہے کہ ہر زمانہ میں تمہارے اندر ایسا گروہ ضرور موجود رہنا چاہئے جس کا مقصد حیات لوگوں کو خیر کی طرف راہنمائی کرنا نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا ہو۔ یہی لوگ حقیقی فلاح یعنی کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی کامیابی کا ضامن خود خدا تعالیٰ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنی کھیتی ضائع کر لے امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو، تاجر اپنے کاروبار میں خسارہ سے دوچار ہو جائے لیکن یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ راہ میں زندگی وقف کرنے والا ناکام و نامراد رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے جگر گوشہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دینا کتنی بڑی اور عظیم الشان قربانی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال نہ ہوتا تو وہ سسک سسک کر دم توڑ دیتے بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی رائیگاں گئی۔ نہیں! نہیں!!! اللہ تعالیٰ نے اس بے آب و گیاہ وادی کو ان کے لئے بارونق بنا کر مرجع خلائق بھی بنا دیا۔ آپ کی نسل میں سے افضل الرسل خاتم النبیین ﷺ کا ظہور ہوا۔ آنحضرت ﷺ فنافی اللہ تھے آپ کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ اس عمل کے لئے کامل طور پر وقف رہا کہ خدا کا نام بلند ہو اور اس کی توحید دنیا میں پھیلے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا جو کام اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سپرد کیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ نے اس انہماک اور شفقت اور مستعدی و جانکاہی اور محنت کے ساتھ سرانجام دیا کہ بجاآوری فرائض کی کوئی اور مثال اس سے زیادہ درخشاں اس سے زیادہ روشن ہمیں نظر نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کے ذکر میں آپ کی اس قدر محویت کو دیکھ کر کفار بھی بے اختیار پکار اٹھے۔ عشق محمد ربہ آپ نے اپنی بعثت سے اپنے وصال تک خدا کی یاد اس کے نام کی اشاعت دین اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنی تمام راحت اپنا تمام آرام اپنی تمام عزت اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کئے رکھا۔ گم گشتگان راہ کو ہدایت کے چشمہ سے سیراب کرنے کے لئے ہر لمحہ بیقرار اور ہر گھڑی بے چین رہتے آپ کے دل کی سوزش کی ترجمانی یہ آیت کرتی ہے کہ ”کیا تو اپنے نفس کو اس بات کے غم میں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے“۔ (الشعراء آیت 4)

آپ کے صحابہ میں بھی دین کی خدمت کا جذبہ موجزن تھا سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کے دین متین کی اشاعت ان کی زندگی کا نصب العین تھا۔ ان کی دین الٰہی میں یہ وارفتگی خلوص اور قربانی کے جذبہ کی برکات ہی تو تھیں کہ وہ ایک طرف علم و ہنر میں دنیا کے استاد بنے اور دوسری طرف قیصر و کسریٰ کی عظیم الشان حکومتوں نے ان کے قدم چومے عرب شتربانی سے جہاں بانی کرنے لگے۔ مدینہ کے گورکن ابن جراحؓ اسلامی فوجوں کے سپہ سالار بنے۔ مسجد نبوی کے فاقہ کش حضرت ابوہریرہؓ بحرین کے گورنر مقرر ہوئے۔

حضرت مسیح موعود نے 1892ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

”اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت (دین) کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت ...... روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا بالفعل یہ تجویز کیا ہے کہ اگر حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو ایک فاضل جلیل امین اور متقی اور محبت ...... میں بہ دل و جان فدا شدہ ہیں۔ قبول کریں تو کسی قدر جہاں تک ممکن ہو یہ خدمت ان کے سپرد کر دی جائے مولوی صاحب موصوف بچوں کو تعلیم اور درس قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت اور مباحثہ و مناظرہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں نہایت خوشی کی بات ہے اگر وہ اس کام میں لگ جائیں۔ لیکن چونکہ انسان کو حالت عیالداری میں وجہ معیشت سے چارہ نہیں اس لئے یہ فکر سب سے مقدم ہے کہ مولوی صاحب کے کافی گزارہ کے لئے کوئی احسن تجویز ہو جائے یعنی یہ کہ ہر ایک ذی مقدرت صاحب ہماری جماعت میں سے دائمی طور پر جب تک خدا تعالیٰ چاہے ان کے گزارہ کے لئے حسب استطاعت اپنے کوئی چندہ مقرر کریں اور پھر جو کچھ مقرر ہو بلاتوقف ان کی خدمت میں بھیج دیا کریں۔ دنیا چند روزہ مسافر خانہ ہے۔ آخرت کے لئے نیک کاموں کے ساتھ تیاری کرنی چاہئے۔ مبارک وہ شخص جو ذخیرہ آخرت کے اکٹھا کرنے کے لئے دن رات لگا ہوا ہے۔ اس اشتہار کے پڑھنے پر جو صاحب چندہ کے لئے تیار ہوں وہ اس عاجز کو اطلاع دیں۔

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 ص 408)

حضرت مسیح موعود کی شب و روز اشاعت دین حق کے نتیجہ میں اور آپ کی کتب اشتہارات و رسائل کی اشاعت اور رفقاء کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پھیلتا چلا گیا اور سلسلہ روز بروز ترقی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ 1907ء تک سلسلہ کا کام بہت بڑھ چکا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اندرون ملک اور بیرونی دنیا کو پیغام حق کی ضرورت بشدت محسوس کی اور قرآن کریم کے اس ارشاد کے تابع آپ نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

”مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اشاعت حق کے لئے اکٹھے نکل کھڑے ہوں پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں“۔ (سورۃ توبہ آیت 122)

ان ارشادات کی روشنی میں ستمبر 1907ء میں جماعت کو وقف زندگی کی پُرزور تحریک فرمائی۔ چنانچہ بدر میں واعظین سلسلہ حقہ کے عنوان کے تحت جماعت کو وقف زندگی کی تحریک یوں فرمائی۔

ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ (بدر 3/اکتوبر 1907ء ص 4)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو (-) کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ دوسری کسی بات سے غرض نہ ہو ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں صبر اور تحمل سے کام لینے والے ہوں ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سنتا ہے اس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔

(بدر 3/اکتوبر 1907ء ص 4)

ایڈیٹر صاحب اخبار بدر نے لکھا ہے۔

اس مضمون کے لکھنے کا منشاء یہ ہے کہ چند روز سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ...... کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت (-) سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔

(بدر 3/اکتوبر 1907ء ص 4)

مورخہ 25/اکتوبر 1907ء بوقت ظہر حضور نے درج ذیل نصائح فرمائیں:۔

اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں اور قانع بھی ہوں تو ان کو باہر (-) کے لئے بھیجا جائے بہت علم کی حاجت نہیں۔ ...... تقویٰ اور طہارت چاہیے سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے ...... کہ جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سُجھا دیتا ہے میرا دل گوارہ نہیں کرتا کہ اب دیر کی جائے چاہیے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارہ کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جائے بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 309-311)

حضور نے فرمایا:۔

میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع جاتا ہے یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو

اور وقت کا کوئی حصہ لے مجھے سخت ناگوار ہے اور فرمایا جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک کہ وہ کام نہ ہو جائے۔ فرمایا ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہیے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 310)

حضور پھر فرماتے ہیں:۔

ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنیوالے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لوگوں کو بچالیں اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے (-) کریں اور اس (-) میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

ایک دفعہ فجر کے وقت فرمایا:۔

رات تین بجے تک جاگتا رہا ہوں تو کاپیاں اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب بھی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہیں لاسکیں گے۔ یہ بھی ایک جہاد ہی تھا رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزارے۔

ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو تو کہا کہ موت کا کوئی خوف نہیں مگر افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہیں ہے جب جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بے شک تھک جاتے ہیں مگر دل نہیں تھکتا وہ چاہتا ہے کام کئے جاؤ۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 691)

ایک شخص نے جائیداد کے متعلق جو فروخت ہونے والی ہے کہا کہ آپ اس کو خرید لیں ایسے نہ ہو کہ فلاں سکھ یا کوئی اور خرید لے فرمایا ہمیں ان باتوں سے کیا غرض ہم جائیدادیں اور زمینیں خریدنے کے واسطے نہیں آئے ہم کو کیا سکھ خرید لے یا کوئی اور خرید لے ہمیشہ اس شعر کو یاد رکھا جائے۔

خواجہ در بند نقش ایوان است
خانہ از پائے بست ویران است

ہم سے دو شغل نہیں ہو سکتے یہی خدمت جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے پورے طور پر ادا ہو جائے تو کافی ہے اس کے سوا ہمیں اور کسی کام کے لئے نہ فرصت ہے نہ ضرورت۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 441)

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفوں کے بار ہا پڑھنے میں بہت محنت اٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے۔ اب حضور چند روز بالکل آرام فرمائیں اور پڑھنے لکھنے کے کام کو بالکل ترک فرماویں۔ حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا ہماری محنت ہی کیا ہمیں تو شرم آتی ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنھم کی محنتوں کی طرف نگاہ کرتے ہیں کہ کس طرح خوشی کے ساتھ خدا کی راہ میں انہوں نے اپنے سر بھی کٹوا دیئے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 223)

حضرت اقدس کے دور میں بعد میں منظم ہونے والی تحریک وقف زندگی ہی نہ صرف بلکہ عملاً آپ کے تمام رفقاء ہی واقفین زندگی ہی تھے خصوصاً وہ جنہوں نے اپنا گھر بار اور عزیز واقارب چھوڑ کر قادیان میں مستقل رہائش بھی اختیار کر لی تھی وہ اپنے گزر بسر کے لئے ضروری کسب معاش بھی کرتے اور باقی وقت خدمت دین میں صرف کر دیتے آپ کی تعلیم کے مطابق وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے تھے جیسے آپ نے فرمایا:۔

ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 410)

فرمایا جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے پھر فرمایا:

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر ومنزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

حضرت اقدس مسیح موعود نے وقف زندگی کی تحریک کا اعلان کرنے کے بعد میر حامد شاہ صاحب سے اس کی شرائط لکھوائیں اور کچھ اصلاح کے ساتھ ان کو پسند فرمایا ان شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ میں کوئی معاوضہ نہ لوں گا چاہے مجھے درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑے میں گزارہ کرونگا اور (-) کروں گا۔ تحریک ''وقف زندگی'' کی بنیاد حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ سے رکھی گئی مگر حضور کی زندگی میں اپنے آپ پیش کرنیوالے واقفین کو اندرون ملک یا بیرون ملک میں بغرض دعوت اللہ مقرر کرنے کی نوبت نہ آسکی تاہم حضور کے منشاء مبارک کی تکمیل خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہوئی۔

اگرچہ حضرت مسیح موعود کے دور میں باقاعدہ منظم طور پر وقف زندگی کی مہم جاری نہ ہو سکی تاہم آپ وقتاً فوقتاً اپنے بعض رفقاء کی دعوت الی اللہ اور دوسرے کاموں کے لیے دوروں پر بھجوایا کرتے تھے۔ حضور سے ایک حضرت شیخ غلام احمد صاحب بھی تھے جو جماعت میں غلام احمد واعظ کے نام سے معروف ہیں مورخہ 23 مئی 1908ء حضور نے دوران گفتگو ان کا ذکر بھی فرمایا۔
(وقف زندگی کی اہمیت وبرکات صفحہ 166)

حضور فرماتے ہیں:۔

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں علیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو البتہ شیخ غلام احمد اس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے اس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص ومحبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے کچھ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں ایک جگہ اس کو پتھر بھی پڑے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا اور وہ زخمی ہوا۔

(-) سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس کی راہ میں وقف کر دیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔ اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی (-) ہو سکتی ہے مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی دے نہیں سکتے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزارہ کر لیتے تھے۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 682)

احمدیت وہ عالمگیر تحریک ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور تائید سے جاری ہوئی احمدیت وہ پودا ہے جو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا وہ خود اسکی آبیاری کرتا اور اسکی حفاظت کرتا ہے اسی قادر قیوم کا وعدہ ہے کہ اس کے ہاتھ سے قائم کردہ یہ آسمانی تحریک دنیا میں پھیلے گی ترقی کرے گی بالآخر کل دنیا پر محیط ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود نے اس کو اپنی فتح اور اپنی سچائی کے نشان کے طور پر پیش کیا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

''کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں''۔
(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 384)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہزاروں کا زمانہ تو کب کا گزر چکا اب تو کروڑوں کا زمانہ آگیا ہے اور اربوں کا زمانہ بھی کچھ دور نہیں یہ عالمگیر روحانی انقلاب زندگی اور امید کا وہ پیغام ہے جس کے لئے انسانیت آج بھی ترس رہی ہے حضرت مسیح موعود نے کیا برحق فرمایا تھا۔

''اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے''۔
(فتح اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 44)

احمدیت ایک شجر سدا بہار ہے یہ وہ درخت ہے جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا اس کے ثمرات شیریں اور عالمگیر ہیں عام طور پر ایک درخت کو ایک ہی قسم کے پھل لگتے ہیں لیکن یہ عجیب درخت ہے جس کو ہر قسم کے تازہ بتازہ پھل لگتے ہیں اور پھل دینے کا کوئی ایک موسم نہیں ہے۔ ہر آن اس کی شاخیں شیریں میووں سے لدی رہتی ہیں حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کا مظہر وہ شجر طیبہ ہے کہ جس کی فیض رسانی کا دامن زمان و مکان کی حدود سے بہت بالا ہے۔ یہ ایک زندہ درخت ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ یہ درخت حوادث کی آندھیوں میں اور بھی تیزی سے پھیلتا پھولتا اور پھل دیتا ہے جو اس کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے وہ خود کاٹا جاتا ہے جو اس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے وہ خود خائب وخاسر اور ناکام ونامراد ہو جاتا ہے یہ وہ مبارک درخت ہے جس کا رکھوالا خود خدا ہے۔ اس کی حفاظت اور ترقی کا ذمہ دار وہی قادر وتوانا ہے جو سب جہانوں کا مالک ہے جس طرح نہ زمین کے ذرے گنے جاسکتے ہیں نہ آسمان کے تارے اسی طرح ناممکن ہے کہ شجر احمدیت کے شہر میں ثمرات کا احاطہ کیا جاسکے احمدیت کے حق میں ظاہر ہونیوالے آفاقی اور زمینی نشانوں کا شمار ممکن نہیں۔

اسی طرح احمدیت نے ساری دنیا کو جو فیوض عطا کئے جو برکتیں اور انعامات اہل دنیا کو دیئے اور اس شجر طیبہ کو جو شیریں پھل لگے اور لگتے چلے جارہے ہیں ان کو احاطہ بیان میں لانا کسی طرح بھی ممکن نہیں واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ سیرت کی چھاپ آپ کی جماعت کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کا وجود پارس پتھر کی

طرح ایک فیض رساں بابرکت وجود تھا جو بھی اس سے سچا تعلق پیدا کرتا۔اس کی دنیا بدل جاتی خاک کے ذرے ثریا سے ہمکنار ہو جاتے ان کی پرانی زندگیوں پر ایک موت وارد ہو جاتی ایک نئی روحانی زندگی ان کو نصیب ہوتی گناہوں کی آلائش سے پاک وصاف ہو کر نیکیوں کے مجسمے بن جاتے اور جو نیکیوں کے ابتدائی مراحل میں ہوتے وہ کچھ اس طرح راہ سلوک پر دوڑنے لگ جاتے ہیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے اعلیٰ روحانی مدارج پر جا پہنچے روحانی اور پاکیزہ انقلاب کی یہ عظیم دولت ہے جو احمدیت نے دنیا کو عطا کی اور اس کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔

ہندوستان کے ایک مشہور عالم دین مولوی حسن علی صاحب 1894ء میں حضرت مسیح موعود سے وابستہ ہوئے دینی خدمات کی وجہ سے ہندوستان میں ان کا بڑا شہرہ تھا کسی نے ان سے پوچھا آپ کو بیعت کر کے کیا ملا؟ جواب دیا۔

مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں قرآن کریم کی جو عظمت اب میرے دل میں ہے پیغمبر خدا ﷺ کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے پہلے نہ تھی یہ سب مرزا صاحب کی بدولت ہے۔

(بحوالہ تائید حق مولفہ مولوی حسن علی صاحب 23 دسمبر 1932ء اللہ بخش سٹیم پریس قادیان صفحہ 79)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ نواب خان صاحب تحصیلدار نے ایک بار حضرت مولانا نورالدین صاحب سے پوچھا کہ مولانا آپ تو پہلے ہی باکمال بزرگ تھے آپ کو حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے زیادہ کیا فائدہ حاصل ہوا؟ اس پر حضرت مولانا صاحب نے فرمایا

نواب خان صاحب! مجھے حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے فوائد تو بہت حاصل ہوئے ہیں لیکن ایک فائدہ ان میں سے یہ ہوا ہے کہ پہلے مجھے...... کی زیارت بذریعہ خواب ہوا کرتی تھی اب بیداری میں بھی ہوتی ہے۔

(حیات نور مصنف شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل صفحہ 194)

تاریخ احمدیت ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ احمدیت نے نئے شامل ہونیوالوں کی زندگیوں میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔ان کو گناہوں کی آلائش سے پاک کر کے دینی تعلیمات پر سچا عامل بنا دیا نیک اور پاکیزہ تبدیلیوں کے یہ واقعات کوئی افسانے نہیں یہ حقیقتیں ہیں اور ایسی معجزانہ اور ایمان افروز حقیقتیں ہیں کہ جن سے احمدیت کا دامن بھرا ہوا ہے یہ کرشمے جگہ جگہ نظر آتے ہیں اور دنیا کا ہر خطہ ان پر شاہد ناطق ہے۔

(وقف زندگی کی اہمیت و برکات صفحہ 67 تا 70)

ہمارے لئے جہاں یہ امر بے حد خوشی کا باعث ہے کہ ہم مسیح پاک کی قائم کردہ جماعت کی مقدس لڑی میں منسلک ہیں وہاں ہمارے لیے لمحہ فکریہ بھی ہے کہ ہم نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرتے وقت جو عہد باندھا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے وہ عہد نباہ رہے ہیں یا نہیں واقعات ہمارے سامنے ہیں۔مادیت کی کشش وقف زندگی میں مانع نظر آتی ہے حصول تعلیم کا مقصد صرف دنیا کمانا ہی رہ گیا ہے حضرت مسیح موعود نے اس رجحان کو بھانپتے ہوئے فرمایا تھا۔

عموماً سب پڑھنے والے اپنی دنیا کے لئے مر رہے ہیں اور اس کتے کی مانند ہیں جو ایک دفعہ دفن کئے ہوئے مردے کی مٹی اپنے پنجوں سے کھودتا ہے اور جب وہ مردار ننگا ہو جاتا ہے تو اسے کھاتا ہے اس طرح ان پڑھنے والوں میں ایک بڑا گروہ تو ایسا ہی ہے کہ مردار کی تلاش میں ہے اور جب وہ مردار انہیں مل گیا تو پھر ہم کہاں اور وہ کہاں آخر انہی باپوں کے فرزند ہیں جنہوں نے دنیا کو قبول کر رکھا ہے کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دنیا کو 3 طلاق بھیج کر ہماری راہ پر چلیں گے اور ہمارے سلسلہ کے لیے اپنی عمریں وقف کر دیں گے۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 50)

حضرت اقدس کا یہ انتباہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم اپنے نفوس کو ٹٹولیں اپنے گریبان میں نظر ڈالیں کہ ہم وقف زندگی کی اہمیت پس پشت ڈال کر کہیں دنیا کے بندے بن کر تو نہیں رہ گئے احمدیت جس مقصد کو لے کر اٹھی ہے وہ کوئی معمولی مقصد نہیں ہم دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب بپا کرنے کے داعی ہیں کامیاب انقلاب کی پہچان یہ ہے کہ اس کے مختلف مراحل بڑی عمدگی سے طے ہوتے رہیں اس کے تقاضے بڑے سلیقہ سے پورے کئے جائیں۔اس کے مقاصد مناسب وقت اور مدت میں حاصل ہوتے رہیں۔

پس حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہنا ہر سعادت مند احمدی کا اولین فرض ہے دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونا سب سے بڑا اعزاز سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع خوبی ہے مبارک ہے وہ شخص جو اس سعادت دارین سے بہرہ ور ہوتا ہے ہمارے سلسلہ کی بنیاد اشاعت دین حق پر رکھی گئی ہے۔دین حق کی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دینا ہمارا نصب العین ہے جب تک ہماری جماعت کا ہر بچہ اور ہر بوڑھا ہر مرد اور ہر عورت ہر چھوٹا اور ہر بڑا اپنے آپ کو اس یقین سے لبریز نہ کرے گا کہ جو کچھ ہے وہ دین ہی ہے اس وقت تک ہم اس نصب العین کو حاصل کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کے قابل نہ ہوسکیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں اور اولادور اولاد کو دین کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور اس کو فضلوں کا وارث بنائے۔آمین

صفائی عبادت کا حصہ ہے

الف۔حفیظ

انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور اسے تمام جانداروں میں سب سے اعلیٰ درجہ پر قائم فرمایا اور پھر خود انسان سے کلام کر کے اس کی اہمیت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ان تمام خصوصیات کے علاوہ خدا تعالیٰ نے تمام جانداروں میں انسانوں کو جو فضیلت دی اس میں پاکیزگی اور صفائی کی صفت بھی ہے۔جو اسے تمام جانداروں میں سب سے اعلیٰ مقام پر لے جاتی ہے۔

صفائی کا مضمون بہت ہی وسیع ہے اور ایمان کا جزء بھی۔اس پر جتنا زور دیا جائے کم ہے۔ بہت سی باتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس کی بنا پر انسان کی شخصیت کے وقار اور نکھار پر منفی اثر پڑتا ہے۔اور اگر وہ ایسی عام سی باتوں پر عمل پیرا ہوں تو ان کی شخصیت کا مثبت اثر ان کے ہم نشینوں پر پڑنے لگتا ہے جس سے عزت اور احترام کے جذبات دل میں پیدا ہونے لگتے ہیں۔

صفائی کا لفظ اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اس کی وسعت اور اہمیت کے پیش نظر جتنی بات کی جائے کم ہے۔اسلام میں پاکیزگی اور صفائی کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔پاکیزگی اور صفائی کے لیے عربی میں طہارت کا لفظ استعمال ہوتا ہے طہارت دو قسم کی ہوتی ہے ایک جسمانی اور دوسری روحانی۔دین حق نے ہر دو طہارت پر زور دیا ہے۔ دین حق میں طہارت اور پاکیزگی کی اس قدر اہمیت ہے کہ فقہ کی کتابوں میں سب سے پہلے اسی پر بحث ہوتی ہے کیونکہ جب تک جسم اور لباس پاک نہ ہوں عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیتہً الگ رہ۔ (المدثر:6)

اسی طرح سورۃ توبہ میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(التوبہ:108)

یعنی خدا تعالیٰ ہمیں پاک رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس کی اس قدر اہمیت بیان کرتا ہے کہ اس کے بغیر عبادات کی قبولیت کا تصور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔رسول پاک ﷺ طہارت اور پاکیزگی کی بہترین مثال تھے اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی طہارت اور صفائی کی بہت تاکید فرمائی آپ فرماتے ہیں الطھور شطر الا یمان طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ایک اور جگہ فرمایا کہ ”دین حق کی بنیاد نظافت اور پاکیزگی پر ہے“ چنانچہ پانچ وقت نماز کیلئے بدن کپڑے اور جگہ کے پاک ہونے کی شرط بیان کر کے عبادات کی بنیاد پاکیزگی اور طہارت کو قرار دے دیا۔

صفائی کے مختلف پہلو ہیں مثلاً انفرادی طور پر صفائی اور اجتماعی طور پر صفائی۔انفرادی صفائی کے پہلو کو لیا جائے تو سب سے پہلے جسمانی صفائی کا خیال ذہن میں آتا ہے کہ اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف ستھرا رکھا جائے۔نبی پاک ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ خوشبو لگانا اور مسواک کرنا انبیاء کی سنت ہے۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ ان ستر نمازوں سے بہتر ہے جو مسواک کئے بغیر پڑھی جائیں۔

طہارت جسمانی اور روحانی ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہے اس لئے جہاں نبی پاک ﷺ نے خلوص نیت پابندی عبادت اور ادائے حقوق کی تعلیم دی ہے وہاں وضو اور غسل کے مسائل، ناخن تراشنے' بال منڈوانے یا کتروانے کے احکام' لباس اور مکان کی صفائی' خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کے فوائد بھی ذہن نشین کرائے ہیں۔

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو فرمایا پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں ڈھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو پھر جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں ڈھل جاتی ہیں جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ڈھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب کیا ہو یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین ص 202)

پس جب تک بیرونی صفائی نہ کی جائے اندرونی خیال کبھی پاک نہیں ہوسکتے اور جس قدر انسان کو گندہ رہنے کی عادت پڑ جائے اتنے ہی اس کے خیالات میں گندگی پیدا ہونی شروع ہو

جاتی ہے جو ہر دو طرح سے معاشرے میں گندگی پھیلانے کا موجب بنتے ہیں ایک تو اپنے خیالات کے ذریعہ سے اور دوسرے ظاہری طور پر تکلیف کا باعث مثلاً بعض لوگوں کے منہ سے اکثر بو آ رہی ہوتی ہے جو دوسرے لوگوں کیلئے تکلیف پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف دانت گندے ہونے کی وجہ سے جو بھی کھاتے ہیں جسم میں بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بن رہے ہوتے ہیں۔

بہت سی بیماریاں صرف صاف ستھرا نہ رہنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں تو ان بیماریوں کے علاج پر اتنا خرچ کیا جا سکتا ہے اور بیماری کی تکلیف بھی برداشت کی جا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ صاف ستھرا اور پاکیزہ رہنے میں سستی کی جائے۔

پھر انسان کو جہاں جسمانی صفائی کی تاکید کی گئی ہے وہاں اس جگہ کی صفائی کی بھی تاکید کی گئی ہے جہاں اس نے بودوباش اختیار کی ہو۔ کیونکہ انسان اپنے رہن سہن اور طور طریقے سے پہچانا جاتا ہے اس لئے گھر کی صفائی بہت ضروری ہے۔ اگر گھر صاف نہیں ہوگا تو ہم اپنی جسمانی صفائی بھی قائم نہیں رکھ سکتے کیونکہ ماحول سے انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اپنے کپڑے صاف رکھ بدن کو اور گھر کو اور کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو اور پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن ص 339)

خدا تعالیٰ مطہر لوگوں کو پسند کرتا ہے اور ان کی عبادات کو قبولیت کا درجہ دیتا ہے تو ایسا کس طرح ممکن ہے کہ وہ جگہ جسے ہم خدا تعالیٰ کا گھر کہتے ہیں پاک صاف نہ ہو اس لیے بیوت الذکر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہیے حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کیے جائیں گے اچھے بھی برے بھی اس کے اچھے اعمال میں یہ نیک عمل بھی نظر آیا کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے اس کے برے اعمال میں یہ عمل بھی نظر آیا کہ کوئی شخص مسجد میں کھنگار (بلغم) پھینکے اور اسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہ کرے یعنی مسجد کو گندا کرے۔

(حدیقۃ الصالحین ص 246)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس بات کی تحریک کیا کرتے تھے کہ خاص طور پر اجتماعات کے دنوں میں جب اکھٹے ہو رہے ہوں بیوت الذکر کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے اور ان میں خوشبو جلائی جائے تا کہ ہوا صاف ہو جائے۔ اسی طرح جماعتی عمارات ہیں ان میں بھی اکثر اجتماعات اور جماعتی میٹنگز کی جا رہی ہوتی ہیں ان کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے ان جگہوں پر گند ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہئے پھر عمارت کے ماحول کو صاف رکھنے کے لیے باقاعدہ انتظام ہونا چاہیے خدام الاحمدیہ کو وقار عمل کرنا چاہیے اور اگر لجنہ کی عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو ان کو صفائی میں خود بھی حصہ لینا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''میں نے ایک شخص کو بہشت میں ایک نیکی کے عوض سیر کرتے دیکھا اس نے راستے سے کانٹوں والی ٹہنی کو ہٹا دیا یا درخت سے کاٹ کر الگ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اس کو بخش دیا اور جنت میں جگہ دی''۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والادب باب فضل ازالۃ)

اس حدیث کے مطابق اگر ماحول کی صفائی کی بات کی جائے تو یہ بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے جتنی ہماری اپنی صفائی۔ public places کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔

اسلام کا ابتدائی دور دیکھیں جہاں آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کا دور تھا تو اس وقت ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ بلکہ اس کو عبادت کا درجہ دیا جاتا تھا۔ شجر کاری کو معاشرے کا باقاعدہ حصہ بنایا گیا جانورں کو گلیوں بازاروں میں کھلا چھوڑنے کے خلاف تعلیم دی گئی گھروں کا گند دروازے کے باہر پھینکنے کو انتہائی ناپسندیدہ فعل سمجھا جاتا تھا۔ صفائی کو ماحول میں قائم کرنے اور رکھنے کا سلسلہ جاری رہا اور قرطبہ کی اسلامی حکومت نے 785ء میں سیوریج سسٹم بنایا اور پھر عباسی خلفاء کے دور میں بغداد سے لے کر سمرقند تک درخت کاٹنے اور سڑکوں پر گند پھلانے کی سزا دس کوڑے مقرر کی۔ اور ایسے مجرم کو سزا کے بعد شہر میں سو درخت بھی لگانے پڑتے اور دس دن تک سڑک پر جھاڑو بھی لگانی پڑتی۔ امیر تیمور کے دور میں سمرقند دنیا کا صاف ترین شہر تھا پھر یورپ جاگا اور اس نے محسوس کیا کہ ترقی اور صفائی کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے اور یورپ نے اسلام کے فلسفہ صفائی کو قانون کا حصہ بنایا اور آج وہ صفائی کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔

اب بعض دفعہ دیکھنے میں آتا ہے کہ گھر کی صفائی کا خیال تو رکھ لیا جاتا ہے جھاڑ پونجھ کر کے گند یا تو گلیوں میں پھینک دیا جاتا ہے یا اپنی سہولت کیلئے سڑک کنارے dust bin میں پھینکنے کی بجائے اس کے ارد گرد جلدی سے پھینک دیا جاتا ہے جس سے تعفن پھیلتا ہے پھر گھر کا گند گلی میں کھول دیا جاتا ہے جو گزرنے والوں کیلئے مشکل کا باعث بنتا ہے۔

ایک اور گندی عادت جو ہمارے معاشرے کا حصہ ہے وہ جگہ جگہ پر تھوک پھینکنا ہے یہ نہایت ہی غلیظ حرکت ہے اور گزرنے والوں کیلئے کراہت کا موجب ہوتی ہے اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سڑک یا فٹ پاتھ پر تھوک دیتے ہیں جو بڑا کراہت والا منظر ہوتا ہے اور اگر ایسے کوئی ضرورت ہو بھی تا ان کو چاہئے کہ ایک طرف ہو کر کنارے پر ایسی جگہ تھوکیں جہاں کبھی کسی کی نظر نہ پڑے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 171)

پس ہمیں چاہیے کہ ہم ہر صورت صفائی کو رواج دیں جس طرح دین حق کے ابتدائی زمانہ میں صفائی کی مثالیں قائم ہوئیں ہم بھی کر کے دکھائیں اور گندگی کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ صفائی کے حوالہ میں فرماتے ہیں۔

اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 42)

صفائی کو ہم دو طریقوں سے رائج کر سکتے ہیں ایک تو شہر کی صفائی کیلئے باقاعدہ وقار عمل کئے جاتے رہیں اور دوسرا ہمیں خود گند ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور اپنے وطن اور شہر کی خوبصورتی کیلئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے شہر کو خوبصورت بنانے کے لیے پھولوں اور پودوں سے بھی مدد لیں یہ پھول اور پودے نہ صرف ہماری صحت کے لیے مفید ہیں بلکہ یہ بہت اچھا تاثر بھی قائم کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

جو پودے آپ نے لگائے ہیں ان کی حفاظت کریں اور مزید پودے لگائیں، درخت لگائیں پھولوں کی کیاریاں بنائیں اور ربوہ کو اس طرح سرسبز اور lush green (شاداب) کر دیں جس طرح حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر عمل کریں۔ ایک تو یہ کہ ربوہ کے ماحول کو سرسبز کریں تو ماحول پر ایک خوشگوار اثر ہوگا۔ عمومی طور پر لوگوں کی نظر ہوگی اور ایک نمونہ نظر آئے گا۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول ص 65)

پس چاہیے کہ ان تمام چھوٹی چھوٹی باتوں کو مدنظر رکھا جائے تا کہ ہم خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بندے کہلائیں (آمین)

غزل

جہاں پہ ہم لباس ہوں گناہ اور ثواب اب
وہاں پہ کھل سکیں گے کب خلوص کے گلاب اب

دلوں میں ہیں کدورتیں زبان پر حلاوتیں
لبوں کی مسکراہٹیں سراب ہی سراب اب

ہیں آندھیاں جفا کی جو چڑھی ہوئی جہان میں
ستم گرو! وفاؤں نے پہن لئے حجاب اب

خرد ہے اب پھنسی ہوئی ہوس کے دام دام میں
سکون ہے نہاں تو پھر عیاں ہے اضطراب اب

سوالیہ نشان ہے وہ آس ہو کہ یاس ہو
خوشی بھی ہے اداس اب، سوال اب، جواب اب

غرور اور خوشی میں اب مگن ہوئے ہیں لوگ سب
پڑھے گا کون پھر یہاں دکھوں کی یہ کتاب اب

سنو کہ معصیت نے ہے دلوں میں گھر بنا لیا
ہوا ہے فہم کیلئے کھڑا نیا عذاب اب

دعا کرو دعا کرو کبھی تو صاف ہوں گی پھر
چمن کی ہو گئی ہیں وہ فضائیں جو خراب اب

محمود انور

عطارد کا جاسوس

سورج کے قریب ہونے کے باعث عطارد کا درجہ حرارت 426 درجے سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب آ کر ناسا نے وہاں اپنا خلائی جہاز میسنجر بھجوایا۔ اس جہاز کے بیرون انسولیٹنگ سرامک چڑھی ہے جو عطارد کی انتہائی حرارت برداشت کر سکتی ہے۔ یہ سیارے سے متعلق قیمتی معلومات جمع کر کے زمین پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرمہ شفقت خورشید صاحبہ دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ حنا ماہم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب جرمنی کو پہلے بیٹے سے مورخہ 12 مئی 2011ء کو نوازا ہے۔ جس کا روحان احمد نام تجویز ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم غلام احمد صاحب آف جرمنی کا پوتا، محترم خورشید احمد فاروقی صاحب جرمنی کا نواسہ، مکرم سید سعید احمد شاہ صاحب اور ننھیال کی طرف سے حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم آصف احمد صاحب مینیجر لیپرڈز کوریئر سروس ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 2 مئی 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سبحان تاشف عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نصیر احمد طاہر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کا پوتا، مکرم محمد لقمان صاحب شاہین فوٹو سٹیٹ حافظ آباد کا نواسہ اور مکرم مولوی عبدالحق نور صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کی حسنات دے۔ آمین

ضرورت خادم بیت الذکر

❁ جماعت احمدیہ شاہ تاج ضلع منڈی بہاؤالدین کے لئے ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے جو کہ اپنا اسلحہ مع لائسنس رکھتا ہو، عمر چالیس سے کم نہ ہو۔ معقول مشاہرہ کے علاوہ سنگل رہائش اور کھانے کی سہولت بھی میسر ہے۔ صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔ برائے رابطہ: 0323-6903256

0334-4923504

تقریب رختانہ

❁ مکرم شمیم احمد محمود صاحب جوہر ویکیم فیز I نیو کیمپس روڈ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی اور مکرم ماسٹر محمد الدین صاحب مرحوم آف گوجرہ کی پوتی مکرمہ صائمہ شمیم صاحبہ کی تقریب رختانہ مکرم سمیر مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب بٹ آف کینیا کے ساتھ مورخہ 26 مارچ 2011ء کو بخیر وخوبی سرانجام پائی۔ نکاح کا اعلان 13 مارچ 2011ء کو مکرم منصور احمد صاحب چٹھہ مربی سلسلہ جوہر ٹاؤن لاہور نے کیا اور دعا بھی مکرم مربی صاحب سلسلہ نے کرائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم محمد افضل ہاشمی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ سمیرا عابد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کے بازو میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم فیض الحق صاحب بوبک آف حافظ آباد سابق کارکن دفتر دارالذکر لاہور گرنے کی وجہ سے ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔ راڈ ڈال کر جوڑ دیا گیا تھا مگر ابھی تک چل پھر نہیں سکتے۔ واکر سے چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب کرام سے موصوف کی صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب مرحوم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں چلنا پھرنا ناممکن ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم منشاد احمد نیر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم بشیر احمد غازی صاحب دارالنصر وسطی حال جرمنی بیمار ہیں اور ایک ہفتہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ملازمت کے مواقع

Pizza Hut کو لاہور اور کراچی میں سینئر مارکیٹنگ مینیجر، برانڈ مینیجر، ایچ آر مینیجر، سینئر آرکیٹیکٹ، پروجیکٹ مینیجر، کوانٹیٹی سروئیر Revit آپریٹر فنانس آپریٹر، اسسٹنٹ مینیجر سپلائی چین، Procurement آفیسر۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جون 2011ء ہے۔ CV درج ذیل ایڈریس پر ای میل کی جا سکتی ہے۔

hr@pizzahut.com.pk

USAID کو پاکستان میں کمپیوٹر مینجمنٹ اسسٹنٹ درکار ہے۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 26 مئی 2011ء ہے۔ درخواست درج ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہے۔

FSNIslamabad@usaid.gov

ایک فرانسیسی این جی او ACTED Pakistan کو پروگرام مینیجر انفراسٹرکچر شیلٹر اور ایریالوجسٹک مینیجرز درکار ہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 22 مئی 2011ء ہے۔ CV درج ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہے۔

Pakistan.jobs@acted.org

Himont فارماسیوٹیکل کمپنی کو کراچی اور لاہور کیلئے سیلز مینیجر اور کراچی لاہور، اسلام آباد کیلئے ڈسٹرکٹ سیلز مینیجرز درکار ہیں۔

درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 26 مئی 2011ء ہے۔ درخواست درج ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہے۔

Carrer@himnot.com

انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی کو ہیڈ لائبریرین درکار ہے۔ درخواست درج ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہے۔ ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز آئی بی اے مین کیمپس یونیورسٹی روڈ کراچی۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 23 مئی 2011ء ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل 15 مئی 2011ء کے اخبار ڈان میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

مائی مہرو صاحبہ

مہرو بی بی صاحبہ بیوہ صلاح الدین صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور کی رہنے والی تھیں اور ایک غریب اور ناخواندہ عورت تھیں اور حضرت مسیح موعود کے گھر میں بطور خادمہ کام کرتی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہمارے گھر میں ایک خادمہ عورت رہتی تھی جس کا نام مہرو تھا۔ وہ بیچاری ایک گاؤں کی رہنے والی تھی اور ان الفاظ کو نہ سمجھتی تھی جو ذرا زیادہ ترقی یافتہ تمدن میں مستعمل ہوتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اسے فرمایا کہ ایک خلال لاؤ۔ وہ جھٹ گئی اور ایک پتھر کا ادویہ کوٹنے والا کھرل اُٹھا لائی جسے دیکھ کر حضرت صاحب بہت ہنسے اور ہماری والدہ صاحبہ سے ہنستے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں نے اس سے خلال مانگا تھا اور یہ کیا لے آئی ہے۔ اسی عورت کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ میاں غلام محمد کاتب امرتسری نے دروازہ پر دستک دی اور کہا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو کہ کاتب آیا ہے۔ یہ پیغام لے کر وہ حضرت صاحب کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ حضور قاتل دروازے پر کھڑا ہے اور بلاتا ہے۔ حضرت صاحب بہت ہنسے"۔ (سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 35 مطبوعہ قادیان دسمبر 1927ء)

باوجود غریب اور ناخواندہ ہونے کے محترمہ مہرو بی بی صاحبہ بفضل اللہ تعالیٰ نظام وصیت میں شامل تھیں (وصیت نمبر 124)۔ 21 مئی 1910ء کو قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔

ان بزرگان کے علاوہ جن متوفیان کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے کی سعادت ملی، ان میں مکرم غلام حسن صاحب ابن حضرت چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار (وفات 18 مارچ 1910ء بعمر 15 سال۔ باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الاول بہشتی مقبرہ میں دفن کیے گئے۔ بحوالہ "حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیار" صفحہ 21 مؤلفہ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب) محترمہ حسن بی بی صاحبہ زوجہ محترم محمد رمضان صاحب (وفات 15/اپریل 1910ء بعمر 60 سال) محترمہ سعیدہ بنت حضرت پیر افتخار احمد صاحب (وفات 20 دسمبر 1910ء بعمر 18 سال) اور مکرم مولوی بدرالدین صاحب ضلع ہوشیار پور (وفات 15 ستمبر 1910ء۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔) ہیں لیکن ان کے تفصیلی حالات میسر نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو، ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ آصفہ مشہود صاحبہ دارالصدر غربی لطیف ربوہ لکھتی ہیں۔

میرے خاوند مکرم مشہود احمد صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ ابن مکرم غلام مصطفیٰ صادق صاحب مورخہ 6 مئی 2011ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 60 سال وفات پا گئے۔ اگلے دن مورخہ 7 مئی کو محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے بیت لطیف دارالصدر غربی میں بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا کرتے۔ ہر نماز سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت ضرور کرتے اور عشاء کی نماز کے بعد بھی ضرور تلاوت کیا کرتے تھے۔ درود شریف اور دعائیں بہت کثرت سے کرتے تھے، نماز کے لئے بہت اہتمام سے جاتے اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اپنی بچیوں کے ساتھ بہت دوستانہ ماحول میں رہتے۔ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل تھا۔ وفات سے پہلے بھی کوئی ناامیدی کی بات نہ کی۔ خدا کا فضل اور احسان ہی مانگتے رہے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کی نصیحت کرتے رہے۔ بہت حوصلے اور ہمت کے ساتھ بیماری کے چند روز گزارے۔ بڑی بیٹی طیبہ اور داماد لندن سے وفات سے دو روز پہلے پہنچ گئے تھے، خدا نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ مرحوم جماعتی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ مالی قربانی میں باقاعدگی اور خدمت خلق کے کاموں میں آگے ہی رہتے۔ آپ اپنے محلّہ کے نائب زعیم انصاراللہ تھے۔ محنت اور لگن سے خدمت دین بجالاتے۔ دھیمے مزاج کے، ملنسار اور دوسروں سے محبت والفت سے پیش آتے۔ آپ وڈ ورک کے ہینڈی کرافٹس بنانے کے ماہر تھے۔ انگریزی اور اردو کے الفاظ تراش کے بہت مہارت اور خوبصورتی کے ساتھ تختی پر پیسٹ کرتے۔ Love for all اور الیس اللہ کے ڈیزائن بہت مقبول تھے۔ اپنے فن کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے سالانہ کنونشن پر باقاعدگی سے سٹال بھی لگاتے تھے۔ چند ہفتے قبل ہونے والے کنونشن میں بھی اپنے فن کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بہنیں، ایک بھائی، خاکسار اور تین بیٹیاں مکرمہ طیبہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم راشد احمد صاحب لندن، مکرمہ سندس احمد صاحبہ اور مکرمہ سوسن احمد صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21 مئی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:04

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

معیار اور کوالٹی میں ایک نام
لاہور چوڑی محل اینڈ جیولری سنٹر
لاہور ہول سیل ریٹ پر انڈین اور پوکی ہر قسم کی جیولری خرید فرمائیں
النور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: مبشر احمد: 0333-6546889

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10